© rasailojaraid.com

قومی اسمبلی ۔ ۲۰ر جون ۷۲ء ۱۹ء

رپورٹر اسمبلی

قومی اسمبلی

میں

(۲)

۔ حکومتی شعبوں کی ناقص کارکردگی

۔ تہذیب و اخلاق کا دیوالیہ ۔ اور دیگر اہم مسائل ۔

قومی اسمبلی میں ضمنی بجٹ کے بارہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی تقریر مورخہ ۲۰ر جون ۷۲ء ۱۹ء اسمبلی کی منضبط شدہ شکل میں پیش کی جارہی ہے۔

۔۔۔ ادارہ ۔۔۔

مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک :۔ ۔۔۔۔ محترم سپیکر! ضمنی بجٹ میں کروڑہا روپے کے اخراجات ظاہر کئے گئے ہیں۔ ضمنی بجٹ حقیقت میں اس وقت پیش کیا جاتا ہے۔ جب ملک میں ناگزیر حالات پیش آئیں۔ یا ارضی اور سماوی آفات پیش آئیں۔ یا دشمن کا حملہ ہو اور اس پر حکومت خرچ کرے۔ تو اس کی منظوری ایوان سے لینی چاہیے۔ لیکن یہاں دیکھا جاتا ہے۔ کہ تقریباً ۱۵۰ مطالبات زر ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر محکمے اور شعبے میں زیادہ خرچ ہوا ہے۔ اب اسکی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جس محکمہ اور عملہ نے عام بجٹ کی منصوبہ بندی کی تھی اس کو ہر شعبہ کی ضروریات معلوم نہ تھیں کہ اس کی ترقی کے لئے کون سی چیزیں چاہئیں۔ بس کچھ اعداد و شمار انہوں نے لکھ دئے۔ اور جب حقیقت سامنے آئی تو زیادہ خرچ کرنا پڑا۔ تو اگر یہ صورت ہے کہ عام بجٹ بناتے وقت حکومت کو ضروریات اور ترقی کے پروگرام معلوم نہیں تھے۔ تو یہ اس محکمے کی ناکامی اور نالائقی ہے۔

اور اگر اس بنا پر زائد خرچ کیا گیا ہے کہ چاہے عام بجٹ ایوان نے جتنا بھی منظور کیا ہے۔ ہم بغیر اس کے لحاظ کئے ہوئے جتنا چاہیں خرچ کریں اور ہم کو کرنا چاہئے اور حکومت ایوان سے اسکی منظوری لے لیگی۔ اگر میرا خیال ہے تو یہ ایوان کی بالادستی کے خلاف ہے۔ ضمنی بجٹ کے متعلق گزارش یہ ہے کہ جو ضروری خرچ ہو وہ تو حکومت کرتی رہے۔ لیکن غیر ضروری اخراجات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی منظوری پہلے اس ایوان سے لے اور منظوری لئے بغیر یہ اخراجات نہ کرے۔ اس طرح اس ایوان کی بالادستی بھی قائم رہے گی۔ باقی میں چند چیزوں کے متعلق عرض کروں گا۔ ایک تو یہ کہ سیلاب کے متعلق اور آفاتِ سماوی کے متعلق جو رقوم خرچ کی گئی ہیں۔ اور ان کو یہاں ظاہر کیا گیا ہے۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ صوبہ پنجاب یا صوبہ سندھ یا ملک کے کسی بھی حصے میں بھی جہاں سیلاب نے تباہ کاریاں مچائیں تھیں۔ اس کے لئے حکومت نے جو خرچ کیا ہے وہ بہت مناسب ہے۔ بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس ضمنی بجٹ میں اگر اس سے زیادہ بھی ضرورت ہو تو ہم اس کے لئے بھی منظوری دینے کو تیار ہیں۔ لیکن اس پر غور کرنا ہے کہ پنجاب یا سندھ میں جو اخراجات ہوئے ہیں یہ تو اس ایوان کے دائیں جانب یا بائیں جانب بیٹھے ہوئے ممبران صاحبان کو ہی معلوم ہوں گے۔

تحصیل نوشہرہ کے سیلاب زدہ علاقوں سے انصاف نہیں ہوا

لیکن میں یہ گذارش کروں گا کہ جس علاقے سے میں منتخب ہوا ہوں، تحصیل نوشہرہ۔ وہاں کے علاقے اکوڑہ، ببی، خشک، نظام پور کے پہاڑوں سے نالیاں آئیں اور ان کی وجہ سے بڑے مکانات تباہ ہوئے اور دکانیں تباہ ہوئیں، اسی طرح زمینوں کو سیلاب نے ضائع کیا۔ اس کے لئے ہم نے درخواستیں دیں۔ سروے بھی ہوا۔ لیکن اس کا کوئی تدارک نہیں ہوا۔ یہ ٹھیک ہے کہ جو سیلاب عام طور سے پنجاب میں آیا یا سندھ میں آیا تھا اس کے اوپر جتنا خرچ ہوا وہ جائز خرچ ہے بلکہ اس سے زیادہ خرچ کرنا چاہیئے۔ لیکن اس کے باوجود جو دوسرے سیلاب زدہ علاقے ہیں ان کے اوپر توجہ نہیں دی گئی۔

جنگلات کا ناجائز استعمال

اس کے علاوہ اس ضمنی بجٹ میں تحفظ اشجار کے متعلق زائد اخراجات دکھائے گئے ہیں۔ اس کے متعلق میں مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سرکاری جنگلات اور سرکاری اشجار کے ساتھ جو معاملہ ہوا ہے وہ حکومت کے علم میں ہے۔ اگر اشجار کا تحفظ حکومت نہیں کر سکتی تو پھر ان کے لئے زیادہ اخراجات طلب کرنے کی منظوری نہیں دینی چاہیئے۔

جشن آئین کے نام پر سفارتخانوں کی عیاشیاں

دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ وزارتِ خارجہ کے اخراجات اس ضمنی بجٹ میں دکھائے گئے ہیں۔ میں وزارتِ خارجہ کے شعبے سفارتخانوں میں جشنِ آئین منانے کے لئے اخراجات بھی اس میں بتائے گئے ہیں۔ میں اس کے متعلق پوچھ سکتا ہوں کہ اس میں سے کتنا روپیہ جشنِ آئین پر خرچ ہوا اور شراب پر کتنا خرچ ہوا۔ یہ اگر شراب کے اوپر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خرچ ہوا ہے۔ تو میں اپنے اسلامی ملک کی اس اسمبلی سے یہ توقع نہیں کر سکتا کہ وہ ان اخراجات کی منظوری دے گی۔

سرکاری تقریبات اور شراب نوشی

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ لنکا میں ہمارے سفارتخانے نے آئین کا جشن منانے کی دعوت دی اور شراب سے تواضع کی گئی اور وہاں سے غیرت مند لوگ واک آؤٹ کر کے چلے آئے ——— تو ایسے اخراجات جو جشن آئین کی ذیل میں شراب پر ہوتے ان کی ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے اجازت نہیں دے سکتے۔ اس کے علاوہ اس ضمنی بجٹ میں وزارت سیاحت کے لئے اخراجات طلب کئے گئے ہیں۔

وزارت سیاحت اور ہپی ازم

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں نے ایک سوال کیا تھا یہاں کہ اس ملک میں کتنے ہپی داخل ہوئے۔ مجھے جواب ملا کہ ہمیں ان کی تعداد معلوم نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ہپیوں کی وجہ سے سیاحت کو فروغ حاصل ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن یہاں وزارت سیاحت کو یہ معلوم ہی نہیں کہ کتنے ہپی ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ہپیوں کی وجہ سے ہماری سیاحت کو فروغ حاصل ہوا ہے یا نہیں۔ البتہ ہپیوں کی وجہ سے ہمارے اخلاق و آداب کا جنازہ نکل گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری نوجوان نسل ہے۔ ان کی ہپیوں جیسے لمبے بالوں سے ظاہر ہوتی ہے کہ یہ پوری نسل ہپیوں کی تمام عادات اپنانے کے راستے پر نکل پڑی ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ ایسی وزارت سیاحت جو کہ ہمارے لئے باہر سے دوسروں کی عادات و اطوار برآمد کر رہی ہے ایسی تہذیب و تمدن لانا چاہتی ہے ہم اس کے اخراجات کے لئے کیسے منظوری دیں اور یہ کہ اس کے لئے زیادہ اخراجات بھی منظور کئے جائیں۔

محکمہ تار و ٹیلی فون کی کارکردگی

جناب والا! محکمہ تار اور ٹیلی فون کے لئے اور زیادہ اخراجات مانگے گئے ہیں۔ اس کی بابت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ایک تار مجھے ایک حاجی نے بھیجا اس میں لکھا کہ میں فلاں ٹرین میں آرہا ہوں۔ حاجی اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ سامان اس کے پاس تھا گھر پہنچ گیا اور تار اس کے بعد پہنچا ——— حالت یہ ہے کہ تین تین دن کے بعد موت اور زندگی اور کاروباری تاریں پہنچتی ہیں۔ تار کا محکمہ بالکل فیل ہو چکا ہے۔ ٹیلی فون کی حالت یہ ہے۔ اور آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ صبح سے عصر تک بیٹھے رہیں تو پھر بھی جواب نہیں ملتا۔ تو بہرحال تار اور ٹیلیفون کے محکمہ کا انتظام صحیح نہیں ہے۔ اس کو کسی طریقے سے صحیح کریں۔

ہمارے سائنس دان کیا کر رہے ہیں

اس کے علاوہ وزارت سائنس کے لئے ضمنی بجٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں اور رقم مانگی گئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ وزارت سائنس کے لئے روپے دیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وزارت سائنس نے کیا کیا ہے۔ بھارت نے ایٹم بم بنالیا۔ اور اب ہائیڈروجن بم بنانے کا اعلان کیا ہے۔ تو ہمارے سائنس دان کیا کر رہے ہیں۔ ہم زیادہ پیسے دینے کو تیار ہیں۔ مگر وہ اس ضمن میں کچھ کام بھی تو کریں۔ ہمیں مادی لحاظ سے بھی دشمن کے مقابلے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ وزارت سائنس نے اب تک اس سلسلے میں کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔

تحصیل نوشہرہ اور کم ترقی یافتہ علاقوں سے بے انصافی

اس کے علاوہ وزارت خوراک و زراعت کے لئے کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے زیادہ رقم مانگی ہے۔ مجھے پورے علاقوں کا پتہ نہیں ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اٹک کے پل سے نوشہرہ تک۔ اور نظام پور کے علاقوں میں پانی اور آبنوشی کا کام بالکل ناقص ہے۔ نہ ٹیکیشر دئے گئے ہیں نہ ٹیوب ویل۔ ان علاقوں میں بجلی نہیں ہے۔ نوشہرہ نظام پور، اکوڑہ میں جو کم ترقی یافتہ علاقے ہیں، ان کو ترقی دیں۔ اور وہاں کے غریب لوگوں کی بہبود کے لئے کچھ کام کریں۔

خاندانی منصوبہ بندی پر رقم ضائع ہو رہی ہے

جناب والا! فیملی پلاننگ کے لئے زیادہ رقم مانگی گئی ہے۔ اس پر بیشتر ممبران نے تقریریں کی ہیں۔ فیملی پلاننگ کے محکمہ کے افراد دوائیں پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور ان کو ضائع کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے اور رقم مانگی گئی ہے۔ اول تو میں ایک عالم کے لحاظ سے اسکو جائز نہیں سمجھتا۔ پھر اسکی قطعی ناکامی اور عدم افادیت کی وجہ سے۔ میں نے پچھلے بجٹ میں تقریر کے موقع پر کہا تھا۔ اور اب پھر کہتا ہوں کہ اس کو رقم دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔

ہمیں جاہلیت کے آثار قدیمہ سے کوئی دلچسپی نہیں

آثار قدیمہ کے متعلق رقم مانگی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں یہاں کروں گا۔ کہ آثار قدیمہ تو مسلمانوں کے ہونے چاہئیں نہ کہ راجہ داہر کے بت کی حفاظت کی حفاظت کی جائے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم مسلمانوں کے آثار قدیمہ کی حفاظت کریں۔ اور ان کو محفوظ رکھیں۔ محمود غزنوی نے سومنات کا بت توڑ دیا تھا۔ آپ ہندوؤں کے بتوں کی حفاظت کے لئے رقم مانگتے ہیں۔ محمود غزنوی نے خواب میں دیکھا کہ سومنات کا بت توڑ دینا چاہیئے۔ تو انہوں نے حملہ کر کے اسے توڑ دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہاں بت خانے نہیں ہوں گے۔

جناب والا! میں آثار قدیمہ کے خلاف نہیں ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ آثار قدیمہ کی حفاظت ہونی چاہیئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن جاہلیت کے آثار قدیمہ جو ہیں ان کی حفاظت کے نام پر اخراجات میں اتنے اضافہ کا روادار نہیں ہوں۔

جنرک سکیم | میڈیکل کے لئے رقم مانگی گئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے وزیر صحت کے بیان کے مطابق جنرک سکیم کے تحت دوائیں سستی ہو گئی ہیں۔ تو مجھے اس کے لئے زیادہ اخراجات منظور کرنے کی بات سمجھ نہیں آتی۔ جب دوائیں سستی ہو گئی ہیں۔ تو اخراجات میں اضافہ کیسے ہو رہا ہے۔

میری گذارش ہے کہ وزارت صحت اس سلسلے میں ایسے اقدام کرے کہ واقعی دوائیں سستی ملیں۔ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی حالت بہتر بنائیں۔

جناب والا! حالت یہ ہے کہ ہسپتالوں میں دوائیں نہیں ملتیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کیلئے آپ صنعتی بجٹ میں ہزاروں روپیہ بھی زیادہ کر دیں پھر بھی غریب لوگوں کو دوائیں نہیں ملیں گی۔ حکومت کا فریضہ ہے کہ وہ ایسے اقدامات کریں جس سے عوام کو دوائیں سستے داموں ملیں میں نے یہی آپ کی خدمت میں عرض کرنا تھا۔ ▬ ▬

عبادات و عبدیت

از شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

طاعات خداوندی کا سرچشمہ محبت | اسلام اور ہجرت
اللہ کی محبوبیت اور مالکیت | رمضان المبارک اور برکات رمضان
اعمال صالحہ کی خاصیتیں | عید الفطر
امت کا امتیازی وصف | زکوٰۃ اور عشر کا فلسفہ
کامیاب و بامراد زندگی | حج کی اہمیت اور فضیلت

حضرت شیخ الحدیث کے ایمان افروز رقت انگیز اور روح پرور مواعظ و خطبات کا تازہ مجموعہ

قیمت صرف دو روپیہ

مکتبہ الحق دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

© rasailojaraid.com